بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آسان فارسی قواعد

حصہ اوّل

ترتیب

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری
صدر المدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

ناشر

مکتبہ حجاز دیوبند (یو، پی)

0999866990-09358914948

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ اکابر کے علوم سے استفادہ کے لئے، عربی صرف ونحو کی کتابیں سمجھنے کے لئے، اور اردو زبان میں مہارت پیدا کرنے کے لئے: فارسی کی معرفت ضروری ہے۔ مگر دن بہ دن فارسی سے بے اعتنائی اور بے توجہی بڑھتی جارہی ہے۔ فارسی کا نصاب بہت مختصر کردیا گیا ہے، اور قواعد کی کتابوں میں تسہیل وتدریج نہیں۔ اصولِ فارسی (نحو وصرف) اور مفتاح القواعد میں تمام قواعد ایک ساتھ لے لئے ہیں، جن کا یاد کرنا بچوں کے لئے دشوار ہے۔ جدید تیسیر المبتدی غنیمت ہے، مگر اس میں سب ضروری باتیں نہیں۔ میں جب بھی اپنے بچوں کو فارسی شروع کراتا تو اس کا شدّت سے احساس ہوتا۔ امسال جب میں نے اپنے پوتے محمد مسیح اللہ سلمہ کو فارسی شروع کرائی، تو یہ بات پھر سامنے آئی۔ چنانچہ تسہیل وتدریج کا لحاظ کرکے میں نے یہ دو رسالے مرتب کئے۔ امید ہے نونہالوں کے لئے یہ مفید ثابت ہونگے۔

حصۂ اول میں بچوں کو بہت زیادہ سمجھایا نہ جائے۔ پوری توجہ یاد کرنے پر مرکوز رکھی جائے۔ البتہ فارسی زبان کی کتابوں میں قواعد کا اجراء کرایا جائے۔ اس سے قواعد ذہن نشین ہونگے، واللہ الموفق!

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

۲۷/ذی قعدہ ۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبِّ یَسِّرْ! الٰہی! یہ کتاب آسان فرما!

سبق یکم

حرکت: زبر، زیر، اور پیش کو کہتے ہیں۔

متحرک: وہ حرف جس پر کوئی حرکت ہو[1]

سکون: جزم (حرکت نہ ہونے) کو کہتے ہیں۔

ساکن: وہ حرف جس پر جزم ہو۔

ضَمَّہ: پیش کو، فَتْحَہ: زبر کو، اور کَسْرہ: زیر کو کہتے ہیں۔

مضموم: پیش والا حرف، جیسے: قُرآن کا قاف۔

مفتوح: زبر والا حرف، جیسے کَریم کا کاف۔

مکسور: زیر والا حرف، جیسے قِبلہ کا قاف۔

مجزوم: ساکن حرف، جس پر کوئی حرکت نہ ہو، جیسے مقْبول کا قاف۔

مشدَّد: جو حرف دو مرتبہ پڑھا جائے، جیسے مشدَّد کی دال۔

[1] حرکتیں عام طور پر لکھی نہیں جاتیں، صرف پڑھی جاتی ہیں۔ اور لفظ کے آخری حرف کی حرکت کو اعراب کہتے ہیں۔ فارسی میں اردو کی طرح اعراب نہیں ہوتا۔ ہر لفظ کا آخر ساکن ہوتا ہے۔ صرف مضاف اور موصوف کے آخر میں کسرہ آتا ہے۔

گنتی یاد کریں: یَکْ (ایک) دُو (دُو) سِہ (تین) چہار (چار) پَنْج (پانچ) شَشْ (چھ) ہَفْت (سات) ہَشْت (آٹھ) نُہ (نو) دَہ (دس)

سبق دوم

زمانہ: وقت کو کہتے ہیں۔ اور زمانے تین ہیں: ماضی، حال اور مستقبِل[۱]۔

ماضی: گذرا ہوا زمانہ، جیسے کل گذشتہ۔ حال: موجودہ زمانہ، جیسے ابھی۔

مستقبل: آنے والا زمانہ، جیسے کل آئندہ۔

ماقبل: پہلے والا حرف، جیسے احمد کی میم: دال کا ماقبل ہے۔

مابعد: بعد والا حرف، جیسے احمد کی دال: میم کا مابعد ہے۔

ملفوظ: وہ حرف جو پڑھا جائے۔

غیر ملفوظ: وہ حرف جو لکھا جائے، مگر پڑھا نہ جائے، جیسے خواجہ کا واو معدولہ، اور جامہ کی ہائے مختفی۔

تنوین: دوزبر، دوزیر، اور دوپیش کو کہتے ہیں۔

قاعدہ: زبر کی تنوین الف سے لکھی جاتی ہے، جیسے اتفاقاً۔ البتہ اگر لفظ کے آخر میں گول ۃ یا ہمزہ ہو تو الف نہیں لکھا جائے گا، جیسے حقیقۃً اور سماءً۔

مصادر یاد کریں:

(۱) آمدن: آنا[۲]: مصدر۔ آید: آوے: مضارع (۲) کردن: کرنا: مصدر۔

۱۔ مستقبِل اردو اور فارسی میں باء کے زیر کے ساتھ ہے، اور عربی میں زبر کے ساتھ۔

۲۔ آمَدَن وآمَدَہ: ہر دو بفتح میم است، وکسانیکہ آمدن را بروزن ساختن خوانند خطا است اھ از جہانگیری وبرہان (غیاث اللغات ص:۹) یعنی آمدن اور آمدہ دونوں میم کے زیر کے ساتھ

کُند: کرے: مضارع (۳) گفتن: کہنا: مصدر۔ گُوید: کہے: مضارع (۴) دادن: دینا: مصدر۔ دَہد: دیوے: مضارع (۵) خوردن: کھانا: مصدر۔ خُورَدُ: کھاوے: مضارع (۶) خُفتن: سونا: مصدر۔ خُفتَد: سووے: مضارع۔

سبق سوم

لفظ: وہ بات جو آدمی کے منہ سے نکلے۔ لفظ کی دو قسمیں ہیں: معنی دار اور بے معنی۔ معنی دار لفظ کو لفظِ موضوع، اور بے معنی لفظ کو لفظِ مہمل کہتے ہیں۔

معنی دار لفظ کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب: مفرد: وہ اکیلا لفظ جس سے ایک معنی سمجھے جائیں، جیسے: کتاب قلم۔ مرکب: چند لفظوں کا مجموعہ، جیسے: زید کا قلم مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم فعل اور حرف:

اسم: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتلائے، اور اس میں کوئی زمانہ نہ ہو، جیسے: خالد، کتاب، کاپی وغیرہ۔

فعل: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی خود بتلائے اور اس سے کوئی زمانہ بھی سمجھا جائے، جیسے: کھایا، کھاتا ہے، کھائے گا۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر پورے سمجھ میں نہ آئیں، جیسے: سے، پر، میں وغیرہ۔

آدمی تین طرح کے ہیں[1]: غائب، حاضر، اور متکلم:

ہیں، اور جو لوگ اس کو ساختن کے وزن پر یعنی میم کے سکون کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ غلطی ہے (مگر یہ غلطی زبان زد ہے)

[1] سامنے موجود ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے

غائب: جو بات کرتے وقت موجود نہ ہو۔ **حاضر:** جس سے بات کی جائے۔ **متکلم:** بات کرنے والا۔

پھر آدمی دو ہیں[۱]: واحد اور جمع۔

واحد: ایک کو، اور جمع: ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں[۲] واحد کو مفرد بھی کہتے ہیں۔

گنتی یاد کریں: یَازْدَہ (گیارہ) دَوَازدہ (بارہ) سِیْزْ دَہ (تیرہ) چَہَارْدَہ (چودہ) پَانْزْدَہ (پندرہ) شَانْزْدَہ (سولہ) ہَفْتْدَہ اور ہَفْدَہ (سترہ) ہِیْژْ دَہ (اٹھارہ) نُوزْدَہ (انیس) بِسْت (بیس)

مصادر یاد کریں:

(۱) آفریدن: پیدا کرنا۔ آفْرِیند: پیدا کرے[۳] (۲) اُفتادن: گرنا، پڑنا۔ اُفْتَد: گرے (۳) آموختن: سیکھنا سکھانا۔ آموزد: سیکھے، سکھائے (۴) آمیختن: ملنا، ملانا۔ آمیزد: ملے، ملائے (۵) اِستادن: کھڑا ہونا، ٹھہرنا۔ اِسْتَد: کھڑا ہوئے، ٹھہرے (۶) آزمودن: آزمانا۔ آزماید: آزمائے۔

سبق چہارم

صیغہ[۴]: فعل کی وہ خاص شکل جو خاص معنی بتائے۔ صیغے: چھ ہیں: واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم:

واحد غائب: ایک غیر موجود شخص یا چیز۔ **جمع غائب:** ایک سے زیادہ غیر موجود

۱۔ تعداد کے لحاظ سے۔ ۲۔ فارسی میں تثنیہ نہیں ہوتا۔ دو کے لئے بھی جمع استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ اس طرح یاد کرائیں جس طرح پہلے لکھا گیا ہے یعنی لفظ مصدر اور مضارع بڑھا کر یاد کرائیں۔

۴۔ لفظ صیغہ: اردو اور فارسی میں یائے مجہول کے ساتھ ہے، اور عربی میں یائے معروف کے ساتھ۔ عربی میں یائے مجہول نہیں ہوتی۔

شخص یا چیزیں۔

واحد حاضر: ایک موجود شخص جس سے بات کی جائے۔ جمع حاضر: ایک سے زیادہ موجود اشخاص جن سے بات کی جائے۔

واحد متکلم: ایک بات کرنے والا۔ جمع متکلم: ایک سے زیادہ بات کرنے والے۔

گنتی یاد کریں: بست ویک۔ بست ودو۔ بست وسہ۔ بست وچہار، بست وپنج۔ بست وشش۔ بست وہفت۔ بست وہشت۔ بست ونہ، سی (تیں) چہل (چالیس) پنجاہ (پچاس) شصت (ساٹھ) ہفتاد (ستّر) ہشتاد (اسّی) نود (نوّے) صد (سو)

مصادر یاد کریں:

(۱) باریدن: برسنا۔ بارَد: برسے (۲) بُردن: لے جانا۔ بَرد: لے جائے (۳) بُریدن: کاٹنا۔ بُرد: کاٹے (۴) بستن: باندھنا۔ بندد: باندھے (۵) بودن: ہونا۔ بُود، باشد: ہووے (۶) بخشیدن: بخشنا۔ بخشد: بخشے (۷) برخاستن: اٹھنا، اٹھانا۔ برخیزد: اٹھے، اٹھائے (۸) برآوردن: نکالنا۔ برآورد: نکالے۔

سبق پنجم

فعل کی چھ قسمیں ہیں: ماضی، مستقبل، مضارع، حال، امر، اور نہی۔

ماضی کی چھ قسمیں ہیں: ماضی مطلق، ماضی قریب، ماضی بعید، ماضی استمراری، ماضی احتمالی، اور ماضی تمنائی۔

صرف صغیر یاد کریں[1]

آمدن: آنا: مصدر	آمد: آیا: ماضی مطلق

[1] صرف صغیر: وہ گردان ہے جو ہر فعل کا پہلا صیغہ لے کر بنائی جاتی ہے۔

آمدہ است: آیا ہے: ماضی قریب	آمدہ بود: آیا تھا: ماضی بعید
می آمد: آتا تھا: ماضی استمراری	آمدہ باشد: آیا ہوگا: ماضی احتمالی
آمدے: کاش آتا: ماضی تمنائی	خواہد آمد: آئے گا: فعل مستقبل
بِیَایَد: آوے: مضارع	می آید: آتا ہے: حال
بِیَا: آ: امر	مِیَا: مت آ: نہی
آئندہ: آنے والا: اسم فاعل	آمدہ: آیا ہوا: اسم مفعول

مصادر یاد کریں اور ان کی صرف صغیر کریں:

(۱) پَرِیدن: اڑنا۔ پَرَد: اُڑے (۲) پُرسیدن: پوچھنا۔ پُرسَد: پوچھے (۳) پاشیدن: چھڑکنا۔ پاشَد: چھڑکے (۴) باختن بازیدن: کھیلنا، ہارنا۔ بازَد: کھیلے، ہارے۔ (۵) برداشتن: اٹھانا۔ بَرْ دارَد: اٹھائے (۶) برآمدن: نکلنا، حاصل ہونا۔ برآید: نکلے، حاصل ہوے (۷) بوسیدن: چومنا، سڑنا، پرانا ہونا۔ بُوسَد: چومے، سڑے، پرانا ہوے۔ (۸) پزیرفتن: قبول کرنا۔ پزِیُرد: قبول کرے

سبق ششم

مصدر: وہ اسم ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو بتائے۔ اور اس سے فعل نکلیں۔ اس میں کوئی زمانہ نہیں ہوتا، اور مصدر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں۔

مصدر کی علامت: مصدر کے آخر میں دَن یا تَن ہوتا ہے۔ اور اس کے ترجمہ میں ''نا'' آتا ہے، جیسے آمدن: آنا، خُفتن: سونا۔

فعل ماضی: وہ فعل ہے جو گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے گفت: کہا اس نے یعنی گزرے ہوئے زمانہ میں۔

۱- **ماضی مطلق**[۱]: وہ فعل ماضی ہے جو نزدیک یا دور کی قید کے بغیر گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمد: آیا۔

قاعدہ: مصدر کے آخر سے نون گرانے، اور آخری حرف کو ساکن کرنے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے ان کی ضمیریں لگائیں۔

ضمیریں: واحد غائب میں اُو یا وے پوشیدہ۔ جمع غائب کے لئے (ند) واحد حاضر کے لئے (ی) جمع حاضر کے لئے (ید) واحد متکلم کے لئے (م) جمع متکلم کے لئے (یم)

گردان فعل ماضی مطلق[۲]

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمد	آمدند	آمدی	آمدید	آمدم	آمدیم
آیا وہ	آئے وہ	آیا تو	آئے تم	آیا میں	آئے ہم

مصادر یاد کریں اور ماضی مطلق کی گردان کریں:

(۱) پسندیدن: پسند کرنا۔ پَسَنْدَد: پسند کرے (۲) تَراشیدن: چھیلنا۔ تَراشَد: چھیلے (۳) ترسیدن: ڈرنا۔ تَرسَد: ڈرے (۴) جُستن: ڈھونڈھنا۔ جُوید: ڈھونڈھے (۵) جَستن جهیدن: کودنا۔ جَہد: کودے (۶) جوشیدن: اُبلنا۔ جوشَد: اُبلے (۷) چشیدن: چکھنا۔ چَشَد: چکھے (۸) تَوانستن: سکنا، طاقت رکھنا۔ تَواند:

---

۱ مطلق کے معنی ہیں: عام اور چھوڑا ہوا، یعنی قریب و بعید کی قید کے بغیر۔ ۲ گردان اس طرح یاد کرائیں: آمد: آیا وہ: صیغہ واحد غائب: گردان فعل ماضی مطلق (آخر تک) باقی گرادنیں بھی اسی طرح یاد کرائیں۔

سکے، طاقت رکھے۔

سبق ہفتم

۲- ماضی قریب: وہ فعل ماضی ہے جو نزدیک گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمدہ است: آیا ہے۔ یعنی قریب زمانہ میں۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ است) لگانے سے ماضی قریب کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے ضمیریں لگائیں۔ ماضی قریب کے ترجمہ میں (ہے) آتا ہے۔

۳- ماضی بعید: وہ فعل ماضی ہے جو دور گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے، جیسے آمدہ بود: آیا تھا یعنی بہت پہلے۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ بود) لگانے سے ماضی بعید بن جاتی ہے۔ اور اس کے ترجمہ میں (تھا) آتا ہے۔

۴- ماضی استمراری: وہ فعل ماضی ہے جو گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کا مسلسل کرنا یا ہونا بتائے، جیسے می آمد: آتا تھا یعنی مسلسل۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں (می یا ہمی) لگانے سے ماضی استمراری کے تمام صیغے بن جاتے ہیں۔ اور اس کے ترجمہ میں (تا تھا) آتا ہے۔

گردان ماضی قریب:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ است	آمدہ اَند	آمدہ اِی	آمدہ اِید	آمدہ اَم	آمدہ اِیم
آیا ہے وہ	آئے ہیں وہ	آیا ہے تو	آئے ہو تم	آیا ہوں میں	آئے ہیں ہم

گردان ماضی بعید:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ بود	آمدہ بودند	آمدہ بودی	آمدہ بودید	آمدہ بودم	آمدہ بودیم
آیا تھا وہ	آئے تھے وہ	آیا تھا تو	آئے تھے تم	آیا تھا میں	آئے تھے ہم

گردان ماضی استمراری:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می آمد	می آمدند	می آمدی	می آمدید	می آمدم	می آمدیم
آتا تھا وہ	آتے تھے وہ	آتا تھا تو	آتے تھے تم	آتا تھا میں	آتے تھے ہم

مصادر یاد کریں، اور ماضی قریب، ماضی بعید، اور ماضی استمراری کی گردانیں کریں:

(۱) خریدن: خریدنا۔ خَرَد: خریدے (۲) خواندن: پڑھنا۔ خواند: پڑھے (۳) چکیدن: ٹپکنا۔ چکَد: ٹپکے (۴) چِیدن: چُننا۔ چِیْنَد: چُنے (۵) خاریدن: کھجانا۔ خارَد: کھجائے (۶) خَواستن: چاہنا۔ خواہد: چاہے (۷) خُموشیدن: چپ رہنا۔ خموشد: چپ رہے (۸) خندیدن: ہنسنا۔ خَنْدَد: ہنسے۔

سبق ہشتم

۵- ماضی احتمالی: وہ فعل ماضی ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے میں شک معلوم ہو، جیسے آمدہ باشد: آیا ہوگا۔ ماضی احتمالی کو ماضی شکّی بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ باشد) لگانے سے ماضی احتمالی کا صیغہ

واحد غائب بن جاتا ہے۔ باقی صیغوں کے لئے باشد کی دال گرا کر ضمیریں لگائیں۔ اور اسکے ترجمہ میں (ہوگا) آتا ہے۔ اور شروع میں (شاید) بھی بڑھا سکتے ہیں۔

۶- **ماضی تمنّائی**: وہ فعل ماضی ہے جس سے گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی آرزو معلوم ہو۔ جیسے آمدے: کاش آتا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں یائے مجہول بڑھانے سے ماضی تمنائی بنتی ہے۔ اور اسکے ترجمہ میں (تا) آتا ہے۔ اور شروع میں (کاش) بھی بڑھاتے ہیں۔

نوٹ: ماضی تمنائی کے صرف تین صیغے: واحد غائب، جمع غائب، اور واحد متکلم آتے ہیں۔

فعل مستقبل: وہ فعل ہے جو آئندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنا یا ہونے کو بتائے، جیسے خواہد آمد: آئے گا یعنی آئندہ زمانہ میں۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے شروع میں (خواہد) لگانے سے فعل مستقبل کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، باقی صیغوں کے لئے خواہد کی دال گرا کر ضمیریں لگائیں۔

گردان ماضی احتمالی:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدہ باشد	آمدہ باشند	آمدہ باشی	آمدہ باشید	آمدہ باشم	آمدہ باشیم
آیا ہوگا وہ	آئے ہونگے وہ	آیا ہوگا تو	آئے ہوگے تم	آیا ہونگا میں	آئے ہونگے ہم

گردان ماضی تمنائی:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آمدے	آمدندے	....	....	آمدے	....
کاش آتا وہ	کاش آتے وہ	....	....	کاش آتا میں	....

گردان فعل مستقبل:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
خواہد آمد	خواہند آمد	خواہی آمد	خواہید آمد	خواہم آمد	خواہیم آمد
آئے گا وہ	آئیں گے وہ	آئے گا تو	آؤ گے تم	آؤنگا میں	آئیں گے ہم

مصادر یاد کریں، اور ماضی احتمالی، ماضی تمنائی، اور فعل مستقبل کی گردانیں کریں:

(۱) دانِستن: جاننا۔ دَاند: جانے (۲) داشتن: رکھنا۔ دَارَدْ: رکھے (۳) درخشیدن: چمکنا۔ دَرَخْشد: چمکے (۴) دَرِیدن: پھاڑنا، چیرنا۔ دَرَد: پھاڑے، چیرے۔ (۵) دُزْدیدن: چُرانا: دُزْدَد: چُرائے (۶) دَوِیدن: دوڑنا۔ دَوَد: دوڑے (۷) دِیدن: دیکھنا۔ بِیْنَد: دیکھے (۸) دریافتن: معلوم کرنا۔ دَرْیابد: معلوم کرے۔

سبق نہم

فعل مضارع: وہ فعل ہے جو موجودہ اور آئندہ زمانوں میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے[۱]۔ جیسے آید: آوے۔ شَوَد: ہووے یعنی فی الحال یا آئندہ (دونوں احتمال ہیں) فعل مضارع بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں۔ البتہ اس کے آخر میں دال ساکن اور اس سے پہلے زبر ہوتا ہے۔ اور شروع میں باء بھی بڑھاتے ہیں[۲]

[۱] فعل مضارع میں دونوں زمانوں کا احتمال ہوتا ہے۔ اگر ایک کی تعیین کرنا چاہیں تو موجودہ زمانہ کے لئے فعل حال، اور آئندہ زمانہ کے لئے فعل مستقبل استعمال کریں گے۔

[۲] فعل مضارع، فعل امر اور ماضی مطلق پر باز ائد لگتی ہے، جیسے بگوید، بگو، بگفت۔ اور باء کے بعد والا حرف مضموم ہو تو باء پر بھی ضمہ ہوتا ہے۔ اور مفتوح یا مکسور ہو تو باء مکسور ہوتی ہے۔ نہی کی میم کے لئے بھی یہی قاعدہ ہے۔

فعل حال: وہ فعل ہے جو موجودہ زمانے میں کسی کام کا کرنا یا ہونا بتائے۔
جیسے: می آید: آتا ہے یعنی فی الحال۔

قاعدہ: مضارع کے شروع میں (می یا ہمی) لگانے سے فعل حال بن جاتا ہے۔

فعل امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام کا حکم دیا جائے، جیسے بِیَا: آ۔

قاعدہ: مضارع کے صیغہ واحد حاضر سے (ی) گرا دی جائے تو امر بن جاتا ہے۔

فعل نہی: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کام سے روکا جائے۔ جیسے: مِیَا: مت آ۔

قاعدہ: امر کے شروع میں (م) لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔

نوٹ: امر و نہی کے صرف دو صیغے: واحد حاضر اور جمع حاضر آتے ہیں۔

گردان فعل مضارع:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
آید	آیند	آئی	آئید	آیم	آئیم
آوے وہ	آئیں وہ	آوے تو	آؤ تم	آؤں میں	آئیں ہم

گردان فعل حال:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می آید	می آیند	می آئی	می آئید	می آیم	می آئیم
آتا ہے وہ	آتے ہیں وہ	آتا ہے تو	آتے ہو تم	آتا ہوں میں	آتے ہیں ہم

گردان فعل امر:

واحد حاضر	جمع حاضر
بِیَا	بِیائید
آ (تو)	آؤ (تم)

گردان فعل نہی

واحد حاضر	جمع حاضر
مِیا	میائید
مت آ	مت آؤ

مصادر یاد کریں، اور مضارع، حال، امر اور نہی کی گردانیں کریں:

(۱) راندن: ہانکنا۔ رَاند: ہانکے (۲) رَبودن: اچک لینا، لے بھاگنا۔ رَباید: اچک لے، لے بھاگے (۳) رسیدن: پہنچنا۔ رَسَد: پہنچے (۴) رَفتن: جانا، چلنا۔ رَوَد: جاوے، چلے۔ (۵) رُفتن رُوبیدن: جھاڑو دینا۔ رُوبد: جھاڑو دیوے (۶) رقصیدن: ناچنا، رَقْصَد: ناچے (۷) رنجیدن: آزردہ ہونا۔ رَنْجد: آزردہ ہووے (۸) رَمیدن: بھاگنا۔ رَمَد: بھاگے۔

سبق دَہم

اسم فاعل: وہ اسم ہے جو کام کرنے والے پر دلالت کرے، جیسے: رَقْصِنْدہ: ناچنے والا۔

قاعدہ: فعل امر کے آخر میں (ندہ) بڑھانے سے اسم فاعل بن جاتا ہے۔

اسم مفعول: وہ اسم ہے جو اُس شخص یا چیز کو بتائے جس پر کام واقع ہوا ہو، جیسے زَدَہ: مارا ہوا، خوردہ: کھایا ہوا۔

قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں (ہ) بڑھانے سے اسم مفعول بن جاتا ہے۔

فعل مُثبت: وہ فعل ہے جو کام کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے، جیسے کرُد: کیا اس نے۔ اب تک جتنے فعل آئے ہیں سب مثبت ہیں۔

فعل منفی: وہ فعل ہے جو کام کے نہ کرنے یا نہ ہونے پر دلالت کرے، جیسے: نکرد: نہیں کیا اس نے۔

قاعدہ: فعل مثبت پر (ن) مفتوح بڑھانے سے فعل منفی بن جاتا ہے[1]۔

فعل معروف: وہ فعل ہے جس کا فاعل (کام کرنے والا[2]) معلوم ہو، جیسے: احمد خواند: احمد نے پڑھا۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو، اور مفعول کو اس کی جگہ رکھا گیا ہو۔ جیسے: حلوا خوردہ شد: حلوا کھایا گیا۔

فعل لازم: وہ فعل ہے جو فاعل پر پورا ہو جائے، مفعول کی اس کو حاجت نہ ہو، جیسے: زید آمد: زید آیا۔

فعل متعدی: وہ فعل ہے جو فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ مفعول کی بھی اس کو حاجت ہو، جیسے: حلیم نان خورد: حلیم نے روٹی کھائی۔

مصادر یاد کریں، اور مختلف افعال کی گردانیں کریں:

(۱) زائیدن: جننا۔ زاید: جنے (۲) زاریدن: رونا۔ زَارَد: روئے (۳) زَدَن: مارنا۔ زَنَد: مارے (۴) زِیستن: جینا۔ زِیَد: جیئے (۵) ژُولیدن: الجھنا، پریشان ہونا بکھرنا۔ ژُولد: الجھے، پریشان ہوئے، بکھرے (۶) ساختن: بنانا، موافقت کرنا۔ سَازَد: بنائے، موافقت کرے (۷) سُتُردن: مونڈنا، چھیلنا۔ سُتُرَد: مونڈے، چھیلے (۸) سِتَدَن، سِتاندن: لینا۔ سِتاند: لیوے (۹) سَتُودن، ستائیدن: تعریف

۱؎ اگر فعل کے شروع میں الف متحرک ہو تو الف کو یاء سے بدل کر نونِ مفتوح زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے: اَفروخت سے نیفروخت: نہیں روشن کیا۔ ۲؎ بین القوسین کی عبارت کے ساتھ لفظ یعنی بڑھائیں۔ مثلاً: جس کا فاعل یعنی کام کرنے والا الی آخرہ۔

کرنا۔سراہنا۔سَتاید:تعریف کرے،سراہے(۱۰)سَتیز یدن:لڑنا۔سَتیزد:لڑے۔

سبق یازدہم

ضمیر: وہ مختصر لفظ ہے جس سے غائب یا حاضر یا متکلم کو مراد لیا جائے،

جیسے: اُو،مَن ،تو۔

ضمیریں تین طرح کی ہیں:

پہلی قسم کی ضمیریں:

واحد غائب[۱]	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُو پوشیدہ	ند	ی	ید	م	یم

دوسری قسم کی ضمیریں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اُوے	ایشاں،اوشاں	تو	شما	من	ما

تیسری قسم کی ضمیریں:

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ش	شاں	ت	تاں	م	ماں

پہلی قسم کی ضمیریں:فعل کے بعد آتی ہیں،اور فاعل بنتی ہیں۔جیسے:

گفت	گفتند	گفتی	گفتید	گفتم	گفتیم[۲]
اس نے کہا	انھوں نے کہا	تو نے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا

اس طرح یاد کریں: واحد غائب میں اُو پوشیدہ،جمع غائب کے لئے،ندالی آخرہ،[۲] اس مثال میں ضمیریں فاعل ہیں۔

دوسری قسم کی ضمیریں: فعل سے پہلے آئیں تو فاعل، یا نائب فاعل، اسم سے پہلے آئیں تو مبتدا، اور اسم کے بعد آئیں تو مضاف الیہ ہوتی ہیں، جیسے:

او گفت	ایشاں گفتند	تو گفتی	شما گفتید	من گفتم	ما گفتیم[۱]
اس نے کہا	انھوں نے کہا	تو نے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا
او موجود است	ایشاں موجود اند	تو موجودِ ای	شما موجود اید	من موجود ام	ما موجود ایم[۲]
وہ موجود ہے	وہ موجود ہیں	تو موجود ہے	تم موجود ہو	میں موجود ہوں	ہم موجود ہیں
کتابِ او	کتابِ ایشاں	کتابِ تو	کتابِ شما	کتابِ من	کتابِ ما[۳]

اسکی کتاب انکی کتاب تیری کتاب تمہاری کتاب میری کتاب ہماری کتاب

تیسری قسم کی ضمیریں: فعل کے بعد آئیں تو مفعول، اور اسم کے بعد آئیں تو مضاف الیہ ہوتی ہیں۔ جیسے:

دادش	دادشاں	دادت	دادتاں	دادم	دادماں[۴]
اس کو دیا	ان کو دیا	تجھ کو دیا	تم کو دیا	مجھ کو دیا	ہم کو دیا
کتابش	کتابِ شاں	کتابت	کتابِ تاں	کتابم	کتابِ ماں[۵]
اسکی کتاب	انکی کتاب	تیری کتاب	تمہاری کتاب	میری کتاب	ہماری کتاب

سبق دوازدہم

اسم اشارہ: وہ مختصر لفظ ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، جیسے: آں مرد: وہ آدمی۔

۱۔ اس مثال میں فعل سے پہلے والی اور بعد والی: دونوں ضمیریں فاعل ہیں ۲۔ اس مثال میں ضمیریں مبتدا ہیں۔ اور است، اند وغیرہ حروف ربط ہیں ۳۔ اس مثال میں ضمیریں مضاف الیہ ہیں ۴۔ اس مثال میں ضمیریں مفعول بہ ہیں ۵۔ اس مثال میں ضمیریں مضاف الیہ ہیں۔

مشارالیہ: وہ شخص یا چیز ہے جس کی طرف اشارہ کیا جائے۔ مثالِ بالا میں مرد مشارالیہ ہے۔

اسم اشارہ قریب کے لئے		اسم اشارہ بعید کے لئے	
واحد	جمع	واحد	جمع
ایں	ایناں اینہا	آں	آناں آنہا[۱]
یہ	یہ لوگ یہ چیزیں	وہ (ایک)	وہ لوگ وہ چیزیں

مفرد: ایک کو، اور جمع: ایک سے زیادہ کو کہتے ہیں۔ جیسے مرد: ایک مرد، مرداں: ایک سے زیادہ مرد۔

جمع بنانے کا قاعدہ: جو الفاظ انسان کے لئے ہیں: ان کے آخر میں الف نون بڑھانے سے، اور جو الفاظ انسان کے علاوہ کے لئے ہیں: ان کے آخر میں ہا بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے۔ جیسے: مرد سے مرداں۔ زَن سے زناں۔ پِسَر سے پسراں۔ دُختر سے دختراں۔ اور کتاب سے کتابہا۔

قاعدہ: اگر مفرد کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو اس کو حذف کر دیں گے۔ جیسے: جامہ سے جامَہا، خامہ سے خامَہا۔ اور اگر ہائے ملفوظی ہو تو اس کو گاف سے بدل دیں گے، جیسے: بندہ سے بندگاں، خواجہ سے خواجگاں۔ اور اگر مفرد کے آخر میں الف یا واو ہو تو ایک ی زیادہ کریں گے، جیسے: دانا سے دانایاں، گل رو سے گل رویاں[۲]

مصادر یاد کریں:

(۱) سُپُرْدن: سونپنا۔ سُپُرَد: سونپے (۲) سُرودن سرائیدن: گانا۔ سَرَاید:

---

[۱] آنہا: جاندار، غیر جاندار، اور انسان کے لئے بھی مستعمل ہے۔ [۲] جامہ: کپڑا۔ خامہ: قلم۔ خواجہ: آقا۔ دانا: عقلمند۔ گل رو: پھول جیسے چہرے والا یعنی خوبصورت۔

گائے (۳) سِرِشْتن: گوندھنا۔ سِرِشْتد: گوندھے (۴) سُرُفیدن: کھانسنا۔ سُرُفد: کھانسے (۵) سَزِیدن: لائق ہونا۔ سَزَد: لائق ہوے (۶) سُفْتن: پرونا۔ سُفتد: پروئے (۷) سَنْجیدن: تولنا۔ سَنْجد: تولے (۸) سوختن، سوزیدن: جلنا، جلانا۔ سوزد: جلے، جلائے (۹) سودن، سائیدن: گھسنا، پیسنا۔ سَاید: گھسے، پیسے۔ (۱۰) شِتافتن، شتابیدن: دوڑنا، جلدی کرنا، ۔شِتابد: دوڑے، جلدی کرے۔

سبق سیزدہم

مرکب: وہ کلام ہے جو دو یا زیادہ لفظوں سے مل کر بنا ہو، جیسے: کتابِ من ۔زید عالم است۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکبِ غیر مفید:

مرکبِ مفید: وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں آجائے۔ جیسے مسجد خانۂ خدا است۔ مرکب مفید کو جملہ بھی کہتے ہیں۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ:

جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے: احمد آمد۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جو دو اسموں سے مل کر بنا ہو۔ پہلے اسم کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں، جیسے زید موجود است۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنا ہو۔ جیسے: زید نشست: زید بیٹھا۔

جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں،

جیسے: سبق بخواں: سبق پڑھ۔

مرکبِ غیر مفید: وہ مرکب ہے جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے، جیسے: اسپِ زید، کتابِ خوب۔

مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں: مرکبِ اضافی اور مرکبِ توصیفی:

مرکبِ اضافی: وہ مرکب ہے جو مضاف مضاف الیہ سے مل کر بنا ہو، جیسے اسپِ زید۔

مرکبِ توصیفی: وہ مرکب ہے جو موصوف صفت سے مل کر بنا ہو، جیسے: کتابِ خوب۔

مصادر یاد کریں:

(۱) شُدن: ہونا۔ شَوَد: ہووے (۲) شُستن: دھونا۔ شُوید: دھوئے (۳)شکیبیدن: صبر کرنا۔ شکیبد: صبر کرے (۴) شکستن: توڑنا، ٹوٹنا۔ شکند: توڑے، ٹوٹے (۵) شِگافتن: پھٹنا، پھاڑنا۔ شِگافد: پھٹے، پھاڑے (۶) شُگُفتن: کھلنا۔ شِگُفَد: کھلے (۷) شُمُردن: گننا، جاننا۔ شُمُرَد: گنے، جانے (۸) شِمیدن: سونگھنا۔ شَمَد: سونگھے (۹) شناختن: پہچاننا۔ شناسد: پہچانے (۱۰) شنیدن: سننا۔ شُنَوَد: سنے۔

سبق چہاردہم

اضافت: ایک چیز کا دوسری چیز سے تعلق بتانا، جیسے قلمِ زید: زید کا قلم۔

مضاف: وہ چیز جس کا تعلق بتایا جائے۔ اوپر کی مثال میں قلم مضاف ہے۔

مضاف الیہ: وہ چیز جس کے ساتھ تعلق بتایا جائے۔ اوپر کی مثال میں زید مضاف الیہ ہے۔

قاعدہ: فارسی میں مضاف پہلے، اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ اور

اردو میں مضاف الیہ پہلے، اور مضاف بعد میں آتا ہے۔

اضافت کی علامت: مضاف کے آخر میں کسرہ ہے[۱]۔ اور ترجمہ میں: کا، کے، کی۔ را، رے، ری، نا، نے، نی: آتے ہیں۔

مثالیں: نامِ خدا: اللہ کا نام۔ بندگانِ خدا: اللہ کے بندے۔ کتابِ خالد: خالد کی کتاب۔ نامِ مَن: میرا نام۔ اسپہائے شما: تمہارے گھوڑے۔ کتابِ مَن: میری کتاب۔ کارِخود: اپنا کام۔ جامہائے خود: اپنے کپڑے۔ کلاہِ خود: اپنی ٹوپی۔

مصادر یاد کریں:

(۱) شُوئیدن: دھونا۔ شُوید: دھوئے (۲) شوریدن: شور کرنا۔ شُورد: شور کرے (۳) شیفتن: فریفتہ ہونا۔ شِیُود: فریفتہ ہوے (۴) طرازیدن: نقش کرنا۔ طَرازد: نقش کرے (۵) طلبیدن: بلانا۔ طَلَبد: بلائے (۶) غُنودن: اونگھنا۔ غُنُود: اونگھے (۷) غلطیدن: لُڑھکنا۔ غَلْطَد: لڑھکے (۸) فرازیدن: بلند کرنا۔ فرازد: بلند کرے (۹) فِرِستادن: بھیجنا۔ فِرِستد: بھیجے (۱۰) فرمودن: کہنا۔ فرماید: کہے۔

سبق پانزدہم

توصیف: کسی شخص یا چیز کی اچھی یا بُری حالت بیان کرنا۔ جیسے: خطّ خوب: اچھا خط۔ کتابِ زِشت: بری کتاب۔

موصوف: وہ شخص یا چیز جس کی حالت بیان کی جائے۔ مثالِ بالا میں خط اور زن موصوف ہیں۔

---

[۱] مضاف کے آخر میں اگر ہائے مختفی (جو لکھی جائے، مگر پڑھی نہ جائے، جیسے جامہ کی ہا) ہو تو کسرہ ہمزہ سے بدل جائے گا، جیسے جامۂ زید، اور اگر الف یا واو ہو تو کسرہ یائے مجہول سے بدل جائے گا، جیسے: مُوئے سر اور جامہائے زید۔ یہی قاعدہ موصوف کے کسرہ کا بھی ہے۔

صفت: اچھی یا بری حالت جو بیان کی جائے۔ مثالِ بالا میں خوب اور زِشت صفتیں ہیں۔

قاعدہ: فارسی میں اکثر موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔ اور اردو میں صفت کا ترجمہ پہلے اور موصوف کا بعد میں کیا جاتا ہے۔

توصیف کی علامت: موصوف کے آخر میں کسرہ ہے، اور اردو میں کوئی علامت نہیں۔

مثالیں: خامۂ نو۔ کارِ زِشت۔ زنِ نیک۔ کلاہِ کہنہ۔ دلِ تنگ۔ آبِ خُنک۔ نان گرم۔ رنگِ شوخ۔ چاقوئے تیز۔ مردِ عاقل۔

مصادر یاد کریں:

(۱) فروختن، فروشیدن: بیچنا۔ فَروشد: بیچے (۲) فرسودن: گھسنا، پرانا ہونا۔ فرساید: گھسے، پرانا ہوے (۳) فزودن: زیادہ کرنا، زیادہ ہونا فزاید: زیادہ کرے، زیادہ ہوئے (۴) فہمیدن: سمجھنا۔ فَہمد: سمجھے (۵) کاشتن: بونا۔ کارَد: بوئے (۶) کُشادن: کھولنا۔ کُشاید: کھولے (۷) کشیدن: کھینچنا۔ کَشَد: کھینچے (۸) کُشتن: مارڈالنا۔ کُشد: مارڈالے (۹) کِشتن: بونا۔ کِشَد: بوئے (۱۰) کندن، کندیدن: کھودنا۔ کَنَد: کھودے۔

سبق شانزدہم

مبتدا: جملہ اسمیہ کا وہ جز جس کے بارے میں کوئی خبر دی جائے، جیسے زید موجود است: میں زید مبتدا ہے۔

خبر: جملہ اسمیہ کا وہ جز جس کے ذریعہ خبر دی جائے۔ مثالِ بالا میں موجود

خبر ہے۔

حرفِ ربط: جملہ اسمیہ کا وہ جز جو مبتدا خبر کو جوڑے۔ مثالِ بالا میں است حرفِ ربط ہے۔

حروفِ ربط: یہ ہیں: است (ہست) اَند، اِی، اِید، اَم، اِیم۔

مثالیں: احمد لاغر است۔ سیب پختہ ہست۔ ایشاں عاقل اند۔ تو عاقلی[1] شما عالم اید۔ من خوش خط ام۔ ما حافظ ایم۔

مصادر یاد کریں:

(۱) کوشیدن: کوشش کرنا۔ کُوشد: کوشش کرے (۲) کوفتن، کوبیدن: کوٹنا۔ کُوبد: کوٹے (۳) گداختن: پگھلنا۔ گدازد: پگھلے (۴) گذِشتن: گذرنا۔ گذرے (۵) گرفتن: پکڑنا۔ گیرُد: پکڑے (۶) گِریستن: رونا۔ گِریُد: روئے (۷) گُریختن، گریزیدن: بھاگنا۔ گُریزد: بھاگے (۸) گشتن گردیدن: پھرنا۔ گردَد: پھرے (۹) گُزیدن: قبول کرنا۔ گُزیند: قبول کرے (۱۰) گَزِیدن: کاٹنا۔ گَزد: کاٹے۔

سبق ہفدہم

الف: کی دو قسمیں ہیں: ممدودہ اور مقصورہ:

الف ممدودہ: وہ الف ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے، جیسے آپ، آج۔

الف مقصورہ: وہ الف ہے جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے، جیسے اب، اگر۔

واو: کی چار قسمیں ہیں: واو معروف، واو مجہول، واو معدولہ اور واو لین۔

واو معروف: وہ واو ہے جس سے پہلے پیش ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے

[1] عاقلی: میں اِی کا الف حذف کر دیا گیا ہے اصل: عاقل ای ہے۔

پڑھا جائے، جیسے حُور، دُور۔

واو مجہول: وہ واو ہے جس سے پہلے پیش ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے نہ پڑھا جائے، جیسے شُوق، ہُوش۔

واو معدولہ: وہ واو ہے جو لکھا جائے، مگر پڑھا نہ جائے، جیسے خود، خواجہ، خویش۔

واو لین: وہ واو ہے جس سے پہلے زبر ہو، اور وہ نرم آواز سے پڑھا جائے۔ جیسے شَوق، قَوم۔

مصادر یاد کریں:

(۱) گذاشتن: چھوڑنا۔ گذارد: چھوڑے (۲) گُساردن: غم کھانا۔ گُسارد: غم کھائے (۳) گَسُتَردن: بچھانا۔ گَسُتَرد: بچھائے (۴) لافیدن: بکنا۔ لافد: بکے (۵) لرزیدن: کانپنا۔ لرزد: کانپے (٦) لغزیدن: پھسلنا۔ لغزد: پھسلے (۷) لیسیدن: چاٹنا۔ لِیُسَد: چاٹے (۸) مالیدن: ملنا۔ مالد: ملے (۹) مردن: مرنا۔ مِیُرَد: مرے (۱۰) نالیدن: رونا۔ نالد: روئے

سبق ہیژدہم

یاء کی تین قسمیں ہیں: یائے معروف، یائے مجہول، یائے لین:

یائے معروف: وہ یاء ہے جس سے پہلے زیر ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے پڑھی جائے، جیسے امیر، فقیر۔

یائے مجہول: وہ یاء ہے جس سے پہلے زیر ہو، اور وہ خوب ظاہر کر کے نہ پڑھی جائے، جیسے دلیر، دیر۔

یائے لین: وہ یاء ہے جس سے پہلے زبر ہو، اور وہ نرم آواز سے پڑھی

جائے، جیسے سَیر، خَیر۔

مصادر یاد کریں:

(۱)ماندن: رہنا، مشابہ ہونا۔ ماند: رہے، مشابہ ہوے (۲) نازیدن: ناز کرنا۔ نازد: ناز کرے (۳) نِشاندن: بٹھلانا۔ نِشاند: بٹھلائے (۴) نِوِشتن، نَبِشتن: لکھنا۔ نَویسد: لکھے (۵) نِشستن: بیٹھنا۔ نشیند: بیٹھے (۶) نگاریدن: نقش کرنا۔ نِگارد: نقش کرے (۷) نِگریستن: دیکھنا۔ نگَرَد: دیکھے (۸) نُمودن: دکھلانا۔ نُماید: دکھلائے (۹) نواختن، نوازیدن: نوازنا۔ نوازد: نوازے (۱۰)نوشیدن: پینا۔ نُوشد: پیئے۔

سبق نوزدہم

ہ: کی دو قسمیں ہیں: ہائے ملفوظی اور ہائے مختفی:

ہائے ملفوظی: وہ ہاہے جس کی آواز ظاہر ہو، جیسے شاہ، راہ۔

ہائے مختفی: وہ ہاہے جس کی آواز ظاہر نہ ہو، جیسے جامہ، زَچَّہ۔

حروف استفہام: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ سوال کیا جائے۔ وہ یہ ہیں: چہ (کیا) چیست (کیا ہے؟) کُدام (کون) کہ (کون) کِیست (کون ہے؟) کُجا (کہاں) کَےُ (کب) چوں، چگونہ (کیسا) چرا (کیوں)

حروفِ ایجاب: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ اقرار کیا جائے: وہ یہ ہیں: آرے، بلے[1]۔

---

[1] بلے: باء کے زبر اور لام کے زیر کے ساتھ۔ یہ فارسی تلفظ ہے، عربی میں بَلٰی: لام کے زبر کے ساتھ ہے ۱۲

حروفِ نفی : وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ انکار کیا جائے: وہ یہ ہیں: نا، نے، نہ۔

حروفِ ندا: وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کسی کو بلایا جائے۔ وہ یہ ہیں: اے، یا (شروع میں) اور الف آخر میں، جیسے کریما: اے کریم۔

مصادر یاد کریں:

(۱) نِہادن: رکھنا۔ نِہد: رکھے (۲) نَہفتن: چھپانا۔ نَہفتد: چھپائے (۳) نَوردن، نوردیدن: لپیٹنا۔ نَوردو: لپیٹے (۴) وابَستن: باندھنا۔ وابندد: باندھے (۵) وَرغلانیدن: بہکانا۔ وَرغلاند: بہکائے (۶) ورزیدن: قبول کرنا۔ وَرزَد: قبول کرے (۷) وَزِیدن: ہوا کا چلنا۔ وَزَد: ہوا چلے (۸) ہراسیدن: ڈرنا۔ ہَراسد: ڈرے (۹) یارَستن: طاقت رکھنا۔ یارَد: طاقت رکھے (۱۰) یافتن: پانا۔ یابد: پاوے۔

سبق بستم

حروفِ تہجی: وہ حروف ہیں جو الفاظ بنانے کے لئے وضع کئے گئے ہیں۔ یہ کل بتیس حروف ہیں، جن میں سے آٹھ: ث، ح، ص، ض، ط، ظ، غ، ق عربی کے مخصوص حروف ہیں، اور چار: پ، چ، ژ، گ فارسی کے، باقی بیس دونوں میں مشترک ہیں۔

حروف ابجد: وہ حروف ہیں جن کے عدد متعین ہیں۔ وہ یہ ہیں:

اَبْجَدْ، هَوَّزْ، حُطِّیْ، کَلِمَنْ، سَعْفَصْ، قُرِشَتْ، ثَخَّذْ ضَظَّغْ۔ ان کے اعداد یہ ہیں: الف: ۱، ب: ۲، ج: ۳، د: ۴، ھ: ۵، و: ۶، ز: ۷، ح: ۸، ط: ۹،

ی:۱۰، ک:۲۰، ل:۳۰، م:۴۰، ن:۵۰، س:۶۰، ع:۷۰، ف:۸۰، ص:۹۰، ق:۱۰۰، ر:۲۰۰، ش:۳۰۰، ت:۴۰۰، ث:۵۰۰، خ:۶۰۰، ذ:۷۰۰، ض:۸۰۰، ظ:۹۰۰، غ:۱۰۰۰۔

نوٹ: فارسی کے مخصوص حروف اپنے ہم جنس حرف کے ہم عدد ہوتے ہیں یعنی پ کے ۲، چ کے ۳، ژ کے ۷ اور گ کے ۲۰ عدد ہیں۔

کلماتِ تحسین: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ کسی کو داد دی جائے اور ہمت بڑھائی جائے۔ وہ یہ ہیں: زِہ، زِہے، مرحبا، حبذا، واہ وا، شاباش، بَہ بَہ کتاب خوب یاد کردی[1]!

کلمات تعجب: وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ تعجب ظاہر کیا جائے۔ وہ یہ ہیں: اللہ اکبر، عجب، چہ، سبحان اللہ، ماشاءاللہ! کتاب خوب است!

سبق بست ویکم

الف: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱- الف کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے سکندر کو اسکندر کہتے ہیں۔

۲- الف کبھی دعا کے لئے آتا ہے۔ جیسے جہاں آفریں برتو رحمت کناد (دنیا پیدا کرنے والا تجھ پر مہربانی کرے) کناد میں الف دعا کے لئے بڑھایا ہے۔

۳- الف کبھی ندا (پکارنے) کے لئے آتا ہے۔ جیسے کریما بخشائے برحالِ ما (اے کریم! ہماری حالت پر مہربانی فرما)

۴- الف کبھی اسم فاعل بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے دانا (جاننے والا)

[1] یہ سب کی مثال ہے۔ جیسے: زِہ کتاب خوب یاد کردی۔

بینا (دیکھنے والا) جویا (ڈھونڈھنے والا) وغیرہ۔

۵- الف کبھی اسم مفعول بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے پذیرا (قبول کیا ہوا)

۶- الف کبھی قسم کے لئے آتا ہے۔ جیسے حقّا۔ اللہ کی قسم۔

ب: چند معانی کے لئے آتی ہے:

۱- کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے بگفت، بگوید، بگو۔

۲- کبھی بمعنی دَر (میں) آتی ہے۔ جیسے افتم بپائے تو (آپ کے پاؤں میں گرا میں)

۳- کبھی بمعنی بَر (پَر) آتی ہے۔ جیسے جانم بلب رسید (میری جان ہونٹ پر پہنچی)

۴- کبھی بمعنی برائے (لئے) آتی ہے۔ جیسے بطوافِ کعبہ رفتم (کعبہ کے طواف کے لئے گیا میں)

۵- کبھی قسم کے لئے آتی ہے۔ جیسے بخدا (اللہ کی قسم)

ت: چند معانی کے لئے آتی ہے:

۱- کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے رویت (تیرا چہرہ)

۲- کبھی مفعول ہوتی ہے۔ جیسے گرت پیر گوید (اگر تجھ سے پیر کہے)

۳- کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے بالشت، فراموشت وغیرہ۔

سبق بست ودوم

چہ[1]: چند معانی کے لئے آتا ہے:

۱- استفہام (کوئی بات دریافت کرنے) کے لئے۔ جیسے چہ می کنی؟

[1] اس میں اصل حرف صرف چ ہے، ہا سکتہ کی ہے، جو اعراب ظاہر کرنے کے لئے لگائی گئی ہے ۱۲

۲-تصغیر (چھوٹا ہونا ظاہر کرنے) کے لئے۔ جیسے کتابچہ، باغچہ، طاقچہ وغیرہ۔

۳-حسرت (افسوس ظاہر کرنے) کے لئے۔ جیسے اے فلک بامن چہ کردی! (اے آسمان میرے ساتھ کیا کیا تو نے)

۴-مُساوات (برابری ظاہر کرنے) کے لئے۔ جیسے چہ برتخت مُردن چہ برروئے خاک[۱] (تختِ شاہی پر مرنا اور مٹی پر مرنا یکساں ہے)

۵-چیز کا مخفف۔ جیسے ہر چہ، آنچہ وغیرہ[۲]۔

ش: چند معانی کے لئے آتی ہے:

۱-کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے نامش، کتابش۔

۲-کبھی مفعول ہوتی ہے۔ جیسے چو بیگانگانش براند زپیش (اجنبیوں کی طرح اس کو سامنے سے ہانک دیا)

۳-کبھی زائد ہوتی ہے۔ جیسے کلاہِ سعادت یکے برسرش (ایک کے سر پر نیک بختی کی ٹوپی)

ک: چند معانی کے لئے آتا ہے:

۱-تصغیر کے لئے اسم کے آخر میں۔ جیسے کوچک (چھوٹی گلی) طفلک (چھوٹا بچہ)

۲-بیان یعنی وضاحت کے لئے[۳]۔ جیسے شنیدم کہ کامیاب شدی؟

۳-استفہام کے لئے۔ جیسے کِہ گفت ترا؟

۴-کبھی زائد ہوتا ہے۔ جیسے جز کہ حیرانی نباشد کارِتو (تیرا کام حیرانی کے علاوہ نہیں)

---

۱ اس صورت میں چہ مکرر آئے گا۔ ۲ ہر چہ: ہر چیز، آنچہ: آں چیز۔ ۳ کہ بیانیہ کا ترجمہ بھی کہ ہوتا ہے

سبق بست وسوم

م: چند معانی کے لئے آتی ہے:

۱- کبھی فاعل ہوتی ہے۔ جیسے گفتم (میں نے کہا)

۲- کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے۔ جیسے کتابم (میری کتاب)

۳- کبھی فعل نہی بنانے کے لئے آتی ہے۔ جیسے مکن، مگو۔

ن: چند معانی کے لئے آتا ہے:

۱- کبھی نفی کے لئے آتا ہے۔ جیسے نگفت۔

۲- کبھی مصدر بنانے کے لئے آتا ہے۔ جیسے آمدن، خفتن۔

یائے معروف: چند معانی کے لئے آتی ہے:

۱- نسبت کے لئے۔ جیسے مکی، مدنی، دیو بندی۔

۲- حاصل مصدر بنانے کے لئے۔ جیسے پاکی، دانائی، بینائی۔

یائے مجہول: چند معانی کے لئے آتا ہے:

۱- بمعنی ایک۔ جیسے کتابے، بلبلے وغیرہ۔

۲- بمعنی کوئی۔ جیسے بادشاہے، کتابے۔

۳- ماضی تمنائی بنانے کے لئے۔ جیسے آمدے، خوردے۔

سبق بست وچہارم

از: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱- بمعنی سے۔ جیسے از دیوبند۔

۲- بمعنی بعض۔ جیسے گلے از بوستاں (باغ کا ایک پھول)

۳- اضافت کے لئے۔ جیسے خشتے از سیم (چاندی کی اینٹ)

با: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱-بمعنی ساتھ۔ جیسے بااوفرستاد (اس کے ساتھ بھیجا)

۲-بمعنی باوجود۔ جیسے باآنکہ (باوجوداس کے کہ)

تا: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱-بمعنی تک۔ جیسے تادہلی۔

۲-بمعنی تاکہ۔ جیسے بیاتامن روم: آتاکہ میں جاؤں۔

را: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱-مفعول کی علامت۔ جیسے دوستاں راکجا کنی محروم (دوستوں کو کہاں کرے گاتو محروم)

۲-بمعنی واسطے۔ جیسے خدارا (خداکے واسطے)

۳-بمعنی سے۔ جیسے قضارا مُرد (حکم خدا سے مرا)

سبق بست وپنجم

در: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱-بمعنی میں۔ جیسے درخانہ باشد۔

۲-زائد۔ جیسے درآویختن: لٹکنا۔

۳-برائے کثرت۔ جیسے چمن درچمن یعنی باغ ہی باغ۔

باز: چند معنی کے لئے آتا ہے:

۱-بمعنی واپس۔ جیسے بازآ: واپس آ۔

۲-بمعنی پھر۔ جیسے بازآیم: پھرآؤں گا۔

۳-زائد۔ جیسے حکایت بگوشِ مِلک بازرفت (حکایت بادشاہ کے کان میں گئی)